المنافقين صلاة العشاء و صلاة الفجر ولويعلمون ما فيهما لا توهما ولو حبوا ولقد هممت ان أمر بالصلاة فتقام ثم أمر رجلا فيصلي بالناس ثم انطلق معي برجال معهم حزم من حطب الى قوم لا يشهدون الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم بالنار"

(متفق علیہ بخاری کتاب الاذان **165/2** مسلم **154/5**)

''منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور صبح کی نمازیں ہوتی ہیں۔ اگر انہیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہوتا تو یہ لوگ ان نمازوں کے لئے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہو جاتے۔ میرا ارادہ ہے کہ اقامت نماز کا حکم دوں' پھر کسی آدمی کو نماز پڑھانے کے لئے کہوں اور خود کچھ آدمیوں کو لکڑیوں کے گٹھے اٹھوا کر لے چلوں اور جو لوگ گھروں میں رہ کر نماز کے لئے حاضر نہیں ہوئے ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں''

وعنه قال اتى النبى ﷺ رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لى قائد يقودنى الى المسجد فرخص له فلما ولى دعاه فقال " **هل تسمع النداء بالصلاة؟** قال نعم ۔ قال " **فاجب** " (رواہ مسلم **100/0**)

''نبی ﷺ کے پاس ایک اندھا آدمی آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے رخصت دی۔ جب وہ واپس چلے تو اس کو بلایا پھر فرمایا کیا تم اذان سنتے ہو؟ تو کہا' ہاں۔ فرمایا ''تو قبول کر'' یعنی نماز کے لئے حاضر ہو جا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک نابینا شخص کو اذان سننے کے بعد گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ملی تو تندرست صحت مند مردوں کے لئے معمولی دنیاوی فائدے کے کاموں میں مشغول رہ کر جماعت کے لئے مسجدوں میں حاضر نہ ہونا کتنا بڑا جرم ہے' اور اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کو دعوت دینا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ صحت کی قدر کرتے ہوئے اللہ رب العالمین کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لئے مسجدوں کو زیادہ سے زیادہ آباد رکھیں اور رونق بخشیں۔ (جاری ہے)

..................☆☆☆..................

قسط: 1

اسرائیل

میاں انوار اللہ

وجہ تسمیہ : ''اسرائیل'' کے معنی ''عبداللہ'' یعنی ''اللہ کا بندہ'' ہے۔ یہ لقب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کو عطا فرمایا تھا۔ (قرآن مجید کی تفاسیر) ان کی نسل آگے چل کر بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنے والد گرامی حضرت یعقوب علیہ السلام اور اپنے برادران و اہل خانہ کو کنعان سے بلا کر مصر میں بسایا اور سب اہل خاندان پیار و محبت کے ساتھ خوشحالی اور خیر سگالی سے رہنے لگے تو خاندان نبوت کی پاکیزہ سیرت و کردار نے اہل مصر کے دل موہ لئے۔ اہل مصر نے ان کی خوش اخلاقی اور بلند کرداری کو پذیرائی بخشی اور اپنے علاقائی و مذہبی تعصب کو بالائے طاق رکھ کر رواداری کی فضا قائم کردی۔

جب یہ نسل گزر گئی تو ان کے جانشینوں میں وہ پہلی سی پارسائی اور پرہیزگاری نہ رہی جس نے رفتہ رفتہ ان کا احترام فنا کر دیا۔ اب بنی اسرائیل کی تنزلی و ادبار کا دور شروع ہوا' اہل مصر کی خوابیدہ عصبیتیں بیدار ہوئیں اور اولاد یعقوب علیہ السلام اپنے خاندانی ورثے یعنی علم و تقویٰ سے بیگانہ ہوئے تو قبطیوں کے غلام بن گئے' اور ان پر مسلسل مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ حتیٰ کہ فرعون کے خواب کی روشنی میں ان کی نسل کشی کا بھیانک ترین سلسلہ چل پڑا۔ آخر کار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں انہیں ایمان' ہدایت اور آزادی کی نعمتیں حاصل ہوئیں۔

لیکن سالہا سال کی غلامی نے ان کی ذہنی پرواز میں جس قدر پستی پیدا کی تھی' اس نے انہیں مردانگی اور مروت سے تہی دامن کر لیا اور کما حقہ اپنے انبیاء علیہم السلام کی پیروی نہ کر سکے۔

پھر مرور زمانہ کے بعد اگلی نسلوں میں بتدریج بہتری کے آثار نمودار ہونے لگے۔

یہیں سے بنی اسرائیل کے اقبال کا دور شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کو بہت سے فضائل و مناقب عطا ہوئے۔ بہت سے انبیاء و رسل ان کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے۔ احکام الٰہی کی بجا آوری اور انبیائے کرام کی پیروی نے انہیں اتنے بلند مرتبے پر فائز کر دیا کہ اسے اپنے دور میں تمام بنی نوع انسان پر فضیلت عطا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿**وانی فضلتکم علی العالمین**﴾ (البقرۃ 47) اس دور میں بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت داؤد اور

سلیمان علیہما السلام نے دینی سطوت کے ساتھ وسیع وعریض حکومتیں بھی قائم کیں۔ یہ بنی اسرائیل کے عروج کا زمانہ تھا۔

پھر رفتہ رفتہ بنی اسرائیل کے ایمان، تقوی اور جہاد فی سبیل اللہ کے جذبات میں ٹھنڈک آئی اور سیرت وکردار میں تنزلی رونما ہوئی۔ اور نوبت بایں جارسید کہ انہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے، اور پے در پے نافرمانیوں نے ان کا ذہن باغیانہ اور سازشی بنادیا۔ تب سے آج تک یہ لوگ سازش میں نہایت تجربہ کار ہوتے جارہے ہیں۔

بنی اسرائیل میں یہودیت کی ابتداء: اصل دین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام لائے تھے، وہ اسلام ہی تھا۔ یہودیت کی نسبت حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے "یہودا" کی طرف ہے۔ تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد جب ان کی سلطنت دو حصوں یہودا اور سامریہ میں بٹ گئی، اور "یہودا" کی نسل کو غلبہ حاصل ہوا، اسلئے "یہود" کے لفظ کا اطلاق عام ہوگیا۔ اس نسل کے کاہنوں، ربیون اور احبار نے من پسند عقائد ورسوم پر مبنی جو ڈھانچہ صدیوں میں تیار کیا، اس کا نام یہودیت ہے۔ یہ ڈھانچہ چوتھی صدی قبل مسیح سے لے کر پانچویں صدی بعد مسیح یعنی 900 سال تک ارتقائی منازل طے کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کو ﴿ **الذین هادوا** ﴾ کہہ کر مخاطب کیا ہے (تفہیم القرآن)

یہود میں انبیاء کرام کا مبعوث ہونا: آپ ﷺ سے پہلے ان میں کوئی چار ہزار نبی علیہم السلام آچکے تھے۔ مدینہ منورہ میں ان کے گزشتہ علم وفضل کی بنا پر ان کا علمی رعب اور پارسائی کی دھاک بیٹھ چکی تھی۔

یہود کی بے جا گھمنڈ: (سورۃ بقرۃ آیات نمبر 47-48) ترجمہ: "اے بنی اسرائیل: میری اس نعمت کو یاد کرو۔ جو میں نے تمہیں عطا کی تھی، اور تمہیں اقوام عالم سے بڑھ کر نوازا تھا۔ اور اس دن سے ڈرتے رہو، جب نہ تو کوئی کسی کے کام آسکے گا نہ اس کے حق میں سفارش مانی جائیگی، نہ اس سے عوض لیا جائے گا اور نہ انہیں کہیں سے مدد پہنچ سکے گی"

یہود شکرگزاری کے بجائے اپنے آپ کو "اللہ" کے چہیتے سمجھنے لگے۔ ان کو یہ زعم باطل تھا کہ ہمارے گناہوں کا ہمیں کچھ عذاب نہ ہوگا۔ ہم انبیاء کی اولاد ہیں۔ یہ نسبی تعلق ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالیگا۔

قلیل دنیاوی فائدے کی خاطر حق کو چھپانا: ترجمہ: "اور نہ حق وباطل کو ملاؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق بات کو چھپاؤ" یہودیوں نے تورات کی نشانیوں کے مطابق حضرت محمد ﷺ کو پہچان لیا تھا۔ لیکن ایمان لانے سے منکر ہوگئے اس لئے کہ

1- آپ ﷺ بنو اسمعیل سے ہیں سابقہ انبیاء کی طرح بنو اسحٰق سے نہیں ہیں۔

2- مسلمان ہونے سے ان کی علمی گدی، تجارت اور سودی کاروبار ٹھپ ہوتے نظر آتے تھے، کیونکہ اسلام کے ظہور کے وقت مدینہ منورہ میں ان کی علمی حیثیت بہت بلند تھی اور تجارت پر بھی یہ لوگ چھائے ہوئے تھے۔

یہودیوں کا انبیاء کرام کو قتل کرنا (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 91) ترجمہ ''آپ پوچھیئے کہ اگر تم ایمان لانے والے ہو۔ تو اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو کیوں قتل کرتے رہے ہو'' یہودیوں نے حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور اپنے زعم باطل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھا دیا۔ اگر چہ اصلی عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو اللہ نے حفاظت سے اٹھا لیا تھا۔

یہود اللہ کو ٹھٹھہ کرنے لگ گئے (سورۃ مائدہ آیت نمبر 64) ترجمہ ''وہ یہود کہتے ہیں، کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے (بخیل ہے) بندھے ہوئے تو انہیں کے ہاتھ ہیں اور یہ کہنے کی وجہ سے ان پر پھٹکار پڑ گئی۔ بلکہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہیں اور جیسے چاہتا ہے وہ خرچ کرتا ہے''۔

بخاری شریف میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے رہتے ہیں، رات اور دن کا خرچ کرنا اس سے کچھ بھی کم نہیں کرتا۔ بھلا دیکھو! آسمان و زمین کی پیدائش سے لے کر اب تک وہ کتنا خرچ کر چکا ہے، لیکن اسی خرچ نے جو اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا۔

یہود کی مسلمانوں سے ازلی دشمنی (سورۃ مائدہ آیت نمبر 82) ترجمہ: ''آپ ﷺ دیکھیں گے کہ ایمان والوں سے دشمنی رکھنے میں سب سے سخت یہود اور مشرکین ہیں''۔ یہود بھی مشرک ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کے پیارے کہتے ہیں اور عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں (سورۃ توبہ آیت 30)

یہود دنیاوی جاہ وجلال کے پرستار: (سورۃ مائدۃ آیت نمبر 18) میں خالق کائنات نے فرمایا۔ ترجمہ: ''یہود و نصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں؟'' دیکھا آپ نے؟ یہود اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا کہہ رہے ہیں۔ معاذ اللہ یہ شرک کی انتہائی بلندی ہے۔ تھوڑے سے دنیاوی فائدے کے لئے اللہ کی توحید کے ہی انکاری اور عقل وخرد سے عاری ہو گئے۔

یہود کا توریت کے ایک حصہ پر ایمان اور ایک حصے کیساتھ کفر کرنا: (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 85) ترجمہ: ''پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو، اور اپنے ہی لوگوں میں سے کچھ کو ان کے گھروں سے جلاوطن کر دیتے ہو، پھر از راہ ظلم و زیادتی ان کے خلاف چڑھ کر آتے ہو اگر وہ قیدی بن کر آئیں تو تم فدیہ ادا کر کے ان کو رہا کرا لیتے ہو، حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ کیا تم کتاب کے بعض احکام کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کر دیتے ہو؟''!

اسلام کے ظہور سے پہلے یہود تعداد میں تھوڑے ہونے کے باوجود مدینہ منورہ میں ہر لحاظ سے مضبوط تھے اللہ نے ان کے اسلاف سے یہ عہد لیا ہوا تھا کہ ایک دوسرے کا خون نہیں کرینگے' ایک دوسرے کو جلاوطن نہیں کرینگے' فدیہ ادا کر کے قیدیوں کو رہا کرائینگے۔ یہ پہلی دوشقوں کی خلاف ورزی کرتے اور تیسری پر عمل کر لیتے تھے۔ یعنی اپنا من پسند دین بنائے بیٹھے تھے اور پارسائی کا مصنوعی لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔

ہجرت نبوی سے پہلے حجاز اور یثرب میں یہود کی پوزیشن: زبان' لباس' تہذیب وتمدن حتی کہ یہودیوں کے اکثر لوگوں کے نام تک عربی ہو گئے تھے۔ ان کے عربوں سے رشتے بھی قائم ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے شدت سے اپنی مذہبی عصبیت برقرار رکھی ہوئی تھی۔ ظاہری عربیت اپنانا ان کے لئے عرب میں رہنے کو ضروری تھا۔

نزول قرآن کے وقت یہود کی مذہبی واخلاقی حالت: رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کے بعد یہودیوں سے براہ راست سابقہ پیش آیا۔ جن کی بستیاں مدینہ منورہ سے متصل واقع تھیں۔ ان کی عملی زندگی ''تورات'' کے برعکس اور ان کا مذہب من مانی رسوم اور عقائد کا مجموعہ تھا۔ یہ لوگ تعصب' بدعتوں' تحریفوں' فلسفیانہ' موشگافیوں اور فرقہ بندیوں کے غلام بن چکے تھے۔

نہ اللہ پر ایمان اور نہ آخرت پر (سورۃ توبہ آیت نمبر 29) ترجمہ: ''جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے' اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے' یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور ماتحت ہو کر رہیں۔''

سورۃ بقرۃ کے پہلے سولہ رکوع یہودیوں کو دعوت اسلام پر مبنی ہیں۔

یہود کا قانون الٰہی پر عمل پیرا ہونے سے انکار (مائدہ آیت نمبر 43) ترجمہ: ''اور آپ ﷺ کو یہ کیسے حکم بناتے ہیں جب کہ ان کے پاس تورات ہے' جس میں اللہ کا حکم موجود ہے۔ اس کے باوجود وہ اس حکم سے منہ پھیر لیتے ہیں' حقیقت میں یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے''۔

یہود آپ ﷺ کو پہچاننے کے باوجود آپ پر ایمان نہیں لائے' پھر فیصلے کرانے کے لئے آپ ﷺ کے پاس چلے آتے ہیں جب کہ الہامی کتاب ''تورات'' ان کے ہاتھوں میں ہے۔ حقیقتاً یہ خواہش نفس کے پجاری تھے۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو خبردار کرنا (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 120) ترجمہ: ''یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہونگے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو'' (سورۃ فاتحہ آیت نمبر 7) ﴿**غیر المغضوب علیھم ولا**

الضالین O﴾۔ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں مغضوب اور راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا راستہ نہ دکھانا''

بخاری شریف میں حدیث مبارکہ ہے کہ '' **مغضوب علیھم** '' سے مراد یہود اور **الضالین** سے مراد نصاریٰ (عیسائی) ہیں۔لہذا مسلمانوں کو خبردار ہوجانا چاہیے کہ امت مسلمہ اور یہود و نصاریٰ کے راستے جدا جدا ہیں۔

معاہدہ مدینہ : رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد مدینہ منورہ میں ایک اسلامی ریاست کی داغ بیل پڑی۔ پہلا کام مدینہ منورہ میں قبیلہ اوس، خزرج اور مہاجرین کو ملا کر ایک برادری بنائی۔ دوسرا کام مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین واضح شرائط پر ایک معاہدہ ہوا۔جس کا متن مندرجہ ذیل ہے(سیرت ابن ہشام **2-150-147**)

(1) ''یہودی اپنا خرچ اٹھائینگے اور مسلمان اپنا خرچ **(2)** معاہدے کے شرکاء حملہ آور کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہونگے، خلوص کے ساتھ ایک دوسرے کی خیر خواہی کرینگے، اور ان کے درمیان نیکی و حق رسانی کا تعلق ہوگا نہ کہ گناہ اور زیادتی کا **(3)** مظلوم کی حمایت کی جائیگی **(4)** جب تک جنگ جاری رہے یہودی، مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس کے اخراجات اٹھائینگے **(5)** اس معاہدے کے شرکاء پر یثرب میں کسی نوعیت کا فتنہ و فساد کرنا حرام ہے **(6)** اس معاہدے کے شرکاء کے درمیان اگر کوئی ایسا قضیہ یا اختلاف رونما ہو، جس سے فساد کا خطرہ ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کرینگے **(7)** قریش اور ان کے حامیوں کو پناہ نہیں دی جائے گی۔ **(8)** یثرب پر جو بھی حملہ آور ہوگا اس کے مقابلے میں شرکاء معاہدہ ایک دوسرے کی مدد کرینگے، ہر فریق اپنی جانب کے علاقے کی مدافعت کا ذمہ دار ہوگا

یہود کی عہد شکنی : یہود نے جلد ہی معاندانہ رویہ اپنایا اور معاہدہ توڑ دیا۔اس عہد شکنی کی وجوہات درج ذیل ہیں **(1)** یہود کو توحید و رسالت کی دعوت جو کہ خود ''تورات'' میں بھی تھی، ناگوار گزری وہ ٹھٹھکے کہ یہ عالمگیر اصولی تحریک اگر کامیابی کے منازل طے کرتی ہے تو ان کی جامد مذہبیت اور نسلی شرف کو بہالے جائے گی **(2)** اوس و خزرج اور مہاجرین کی نئی برادری میں نئے اسلام قبول کرنے والے لوگ شامل ہوتے جارہے ہیں یہ ایک عظیم ملت بن رہی ہے۔اب یہود کو اپنی پرانی پالیسی ''عرب قبائل کو لڑاؤ اور اپنا مفاد بچاؤ'' ریت کے گھروندے کی طرح زمین بوس ہوتی نظر آرہی تھی **(3)** اسلامی معاشرے میں اللہ کے قانون اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے سامنے انہیں اپنی تجارت جو کہ ناجائز اصولوں اور سودخوری پر استوار تھی، زمین بوس ہوتی نظر آرہی تھی۔اس چیز کو یہود اپنی موت سمجھتے تھے جو کہ انہیں کسی قیمت پر منظور نہیں تھی۔

یہود نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی مخالفت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔غلط باتوں کا چرچا کرتے، کچھ وقت

کے لئے مسلمان ہو جاتے پھر مرتد ہو جاتے' تا کہ مسلمان اسلام سے برگشتہ ہو جائیں۔

اوس اور خزرج میں پھوٹ ڈالنے کی یہودی کوششیں ہمیشہ نا کام ہوئیں۔ وہ مالی طور پر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہتے۔ جن لوگوں سے یہود کا لین دین تھا' اگر وہ مسلمان ہو جاتے تو اس کا روپیہ دبا جاتے۔ اعلانیہ کہتے تھے کہ جب ہم نے تم سے معاملہ کیا تھا اس وقت تمہارا دین کچھ اور تھا' اب چونکہ تم نے دین بدل لیا ہے' اسلئے ہم پر تمہارا کوئی حق باقی نہیں۔ اگر یہود نے مسلمانوں سے کچھ لینا ہوتا تو تقاضا کر کے اس کا جینا حرام کر دیتے۔ (تفسیر آیت نمبر 75 آل عمران' تفسیر طبری۔ تفسیر نیسابوری۔ تفسیر روح المعانی)

یہود کا حسد و بغض اور کینہ نقطہ عروج پر: جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح سے یہود کا حسد و بغض اور کینہ انتہا کو پہنچ گیا۔ وہ امید لگا کر بیٹھے تھے کہ مسلمانوں کی تکہ بوٹی ہونے کی خبر آنے ہی والی ہے۔ لیکن قریش مکہ کی ذلت آمیز شکست سے یہ اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ بنی نضیر کا سردار کعب بن اشرف تو چیخ اٹھا "اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ نے ان اشراف عرب کو قتل کر دیا ہے' تو زمین کا پیٹ ہمارے لئے اس کی پیٹھ سے زیادہ بہتر ہے"۔ پھر یہ عازم مکہ ہوا۔ وہاں جا کر مقتولین کفار کے مرثیے کہہ کہہ کر مکہ والوں کو انتقام پر اکسایا' پھر مدینہ آ کر ایسی غزلیں لکھیں جن میں متعدد پاکباز صحابیاتؓ کے ساتھ اظہار عشق کیا گیا تھا۔ آخر کار اس کی شرارتوں سے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ نے ربیع الاول ۳ ھجری میں محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بھیج کر اسے قتل کرا دیا یوں یہ اپنی خواہش کے مطابق 33 سال کی عمر میں زمین کے پیٹ میں پہنچ گیا (ابن ہشام تاریخ طبری)

بنی قینقاع کی عہد شکنی اور جلاوطنی: اس یہودی قبیلے نے جنگ بدر کے بعد ببانگ دہل مسلمانوں سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا۔ یہ لوگ سنار تھے مدینہ کے اندر آباد تھے۔ ان کو اپنی بہادری پر بہت ناز تھا' آہن گر ہونے کی وجہ سے ان کے اندر سات سو مردان جنگجو موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی پشت پناہی حاصل تھی' کیونکہ یہ پرانے حلیف تھے۔ ان شیطان صفت یہودیوں نے بازار میں آنے جانے والے مسلمانوں کو ستانا اور خصوصاً مسلمان عورتوں کو چھیڑنا شروع کر دیا نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ایک دن ان کے بازار میں ایک مسلمان عورت کو بے پردہ کر دیا گیا۔ اس پر سخت ہنگامہ ہوا' جس میں ایک مسلمان شہید اور ایک یہودی قتل ہوا۔ اس پر آپ ﷺ ان کو سمجھانے بجھانے کے لئے ان کے محلے میں تشریف لے گئے' مگر یہود بنی قینقاع نے جواب دیا "اے محمد ﷺ تم نے شاید ہمیں بھی قریش سمجھا ہے؟ وہ لڑنا نہیں جانتے تھے اس لئے تم نے انہیں مار لیا۔ ہم سے واسطہ پڑے گا تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مرد کیسے ہوتے ہیں" یہ یہود کی طرف